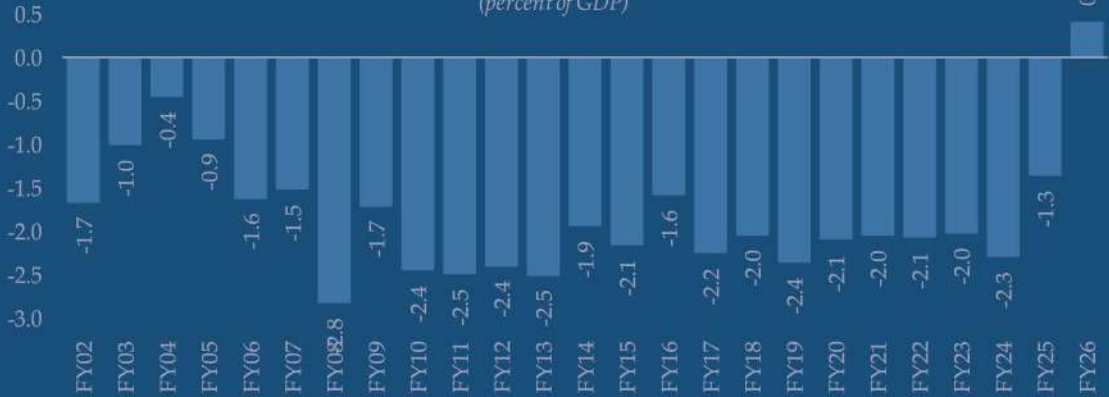


مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

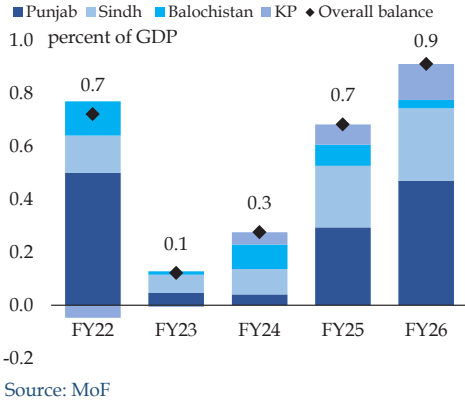
مالیاتی یکجائی بدستور درست سمت میں جاری رہی۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی توازن سرپلس رہا، جو مالی سال 02ء کی پہلی ششماہی کے بعد پہلی مرتبہ دیکھنے میں آیا، جبکہ بنیادی سرپلس گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہا۔ اس بہتر مالیاتی کارکردگی کی بڑی وجہ مارک اپ ادائیگیوں میں نمایاں کمی اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا زائد منافع اور ہے، جس نے مجموعی آمدنی میں معمولی کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ مالیاتی یکجائی کے نتیجے میں سرکاری قرضوں کے اضافے میں نمایاں سست روی آئی، جس میں اندرونی اور بیرونی دونوں قرضوں کے اضافے میں اعتدال دیکھا گیا۔ مالیاتی فاضل کے ساتھ ساتھ، سرکاری قرض کے مجموعی قرضہ جزدان میں بہتری، بلند ترسیلات زر اور زر مبادلہ کے ذخائر میں مسلسل اضافے نے ملک کی قلیل اور طویل مدت میں قرض واپسی کی صلاحیت کے اظہاریوں کو مضبوط کیا۔ تاہم، زیر جائزہ مدت کے دوران قلیل مدتی بیرونی قرضوں میں اضافے کے باعث سیالیت کے اظہاریوں نے ملی جلی تصویر پیش کی۔

Fiscal Balance in H1
(percent of GDP)



مجموعی آمدنی میں معمولی بگاڑ کی وجہ ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل میں کمی تھی۔ ٹیکس حاصل اہداف کے مقابلے میں کم رہے، باوجود اس کے کہ مالی سال 26ء کے بجٹ میں اضافی محصولات جمع کرنے کے اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا اور معاشی سرگرمیوں میں تیزی بھی موجود تھی۔ غیر ٹیکس حاصل میں کمی کی واقع ہوئی، جس کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی تھی، اگرچہ یہ منافع اب بھی قابل ذکر رہا، جبکہ پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (PDL) کی مد میں زائد وصولیوں نے آمدنی کو کچھ سہارا فراہم کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ، اگر اسٹیٹ بینک کے منافع کو علیحدہ کر دیا جائے تو بھی مالیاتی استحکام درست سمت میں برقرار رہا، کیونکہ مالیاتی اور بنیادی توازن دونوں نے گذشتہ سال کے مقابلے میں بہتری ظاہر کی (شکل 4.3)۔

شکل 4.2: صوبائی توازن - پہلی ششماہی

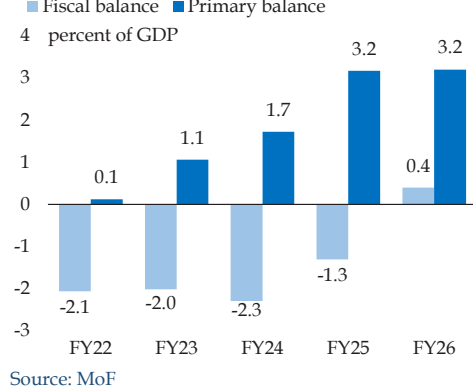


مجموعی اخراجات میں کمی کی وجہ سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی تھی، جو شرح سود میں کمی اور قرضوں کی از سر نو تشکیل سے ممکن ہوئی۔ پست مارک آپ ادائیگیوں نے غیر سودی اخراجات جیسا کہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (PSDP)، زرعات اور گرانٹس کے لیے گنجائش پیدا کی۔ غیر

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی یکجائی کا سلسلہ جاری رہا، جس کے نتیجے میں مالی سال 02ء کی پہلی ششماہی¹ کے بعد پہلی مرتبہ مالیاتی سرپلس ریکارڈ کیا گیا (شکل 4.1)۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ اخراجات میں نمایاں کمی تھی، جس میں مارک آپ ادائیگیوں میں خاطر خواہ کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ اخراجات میں اس کمی نے مجموعی آمدنی میں جی ڈی پی کے فیصد کے حساب سے کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ دوسری جانب، بنیادی توازن کافی حد تک گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہا (شکل 4.1)، کیونکہ آمدنی میں اضافہ غیر سودی اخراجات میں اضافے سے متوازن ہو گیا۔² اہم بات یہ ہے کہ مجموعی توازن میں صوبائی سرپلس کا حصہ گذشتہ سال کے مقابلے میں بڑھا، جس نے مالیاتی توازن میں مزید بہتری میں کردار ادا کیا (شکل 4.2 اور جدول 4.1)۔

شکل 4.1: مالیاتی اظہارے - پہلی ششماہی



¹ مالی سال 02ء کے بعد پہلی بار پہلی ششماہی میں سرپلس، جب وزارت خزانہ نے سرمایہ مالیاتی آپریشنز کا پینٹنگ کرنا شروع کیا۔

² ایک بڑی شہادت یہ ہے کہ قاعدگی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی سرپلس کے حصول کے اہم عوامل میں سے ایک تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

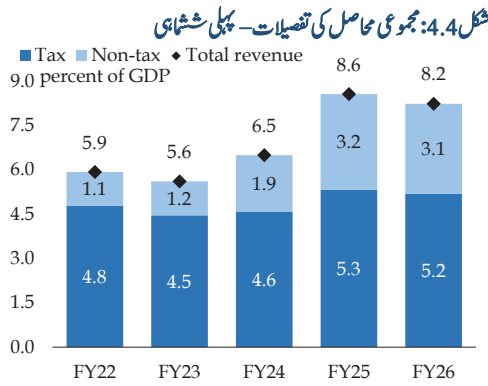
جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اظہاریے

جی ڈی پی کا فیصد			ارب روپے					
مالی سال 26ء			مالی سال 25ء		مالی سال 26ء			مالی سال 25ء
مکملی ششماہی	دوسری سہ ماہی	مکملی سہ ماہی	مکملی ششماہی	دوسری سہ ماہی	مکملی سہ ماہی	مکملی ششماہی	مکملی ششماہی	
8.2	3.5	4.8	8.6	10,684	4,484	6,200	9,764	مجموعی حاصل
5.2	2.8	2.4	5.3	6,729	3,576	3,153	6,067	ٹیکس حاصل
4.8	2.5	2.2	4.9	6,161	3,276	2,884	5,625	ایف بی آر ٹیکس
3.1	0.7	2.4	3.2	3,954	908	3,046	3,696	غیر ٹیکس حاصل
1.9	0.0	1.9	2.2	2,428	-	2,428	2,500	اسٹیٹ بینک کا منافع
0.6	0.3	0.3	0.5	823	451	372	549	پنڈی ایل وصولی ^o
7.8	4.7	3.1	9.9	10,142	6,061	4,080	11,302	مجموعی اخراجات
7.4	4.3	3.1	8.9	9,591	5,544	4,047	10,118	اخراجات جاریہ
2.8	1.7	1.1	4.5	3,564	2,186	1,378	5,142	مارک اپ ادائیگیاں
0.4	0.3	0.1	0.2	463	343	120	237	زرعاعات
0.6	0.4	0.2	0.5	814	495	319	585	گرمٹس
0.7	0.5	0.2	0.7	964	669	295	744	ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
0.9	0.5	0.3	0.7	1,106	665	441	772	سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام
0.1	0.1	0.0	0.1	156	15	41	133	دفاقی
0.7	0.4	0.3	0.6	950	550	400	639	صوبائی
-0.3	-0.1	-0.2	0.4	-413	-151	-262	440	شہریاتی تفرق
0.4	-1.2	1.6	-1.3	542	-1,578	2,119	-1,538	مالیاتی توازن
3.2	0.5	2.7	3.2	4,106	608	3,497	3,604	بنیادی توازن
0.8	-0.8	1.7	-0.3	1,092	-1,060	2,153	-354	حاصل کا توازن
-0.4	1.2	-1.6	1.3	-542	1,578	-2,119	1,538	مالکاری (خالص)
0.0	0.1	0.0	-0.1	34	73	-39	-79	بیرونی
-0.4	1.2	-1.6	1.4	-576	1,505	-2,081	1,617	ملکی
-	-	-	-	-	-	-	-	یادداشتی اوزار
0.9	0.3	0.6	0.7	1,179	398	781	776	صوبائی توازن
5.4	3.1	2.3	5.0	6,991	4,027	2,964	5,720	غیر سودی اخراجات [^]
-	-	-	-	129,567	129,567	129,567	113,935	جی ڈی پی [#]

^o بیوزل / ڈیزیل پر؛ [^] مجموعی اخراجات میں سے سودی ادائیگیوں اور شہریاتی تفرق منہا کر کے؛ [#] مالی سال 26ء کے لیے بجٹ تخمینہ، اور مالی سال 25ء کے لیے نظر ثانی شدہ تخمینہ۔
 ماخذ: وزارت خزانہ

4.2 آمدنی/محاصل

گذشتہ دو برسوں میں مسلسل اضافے کے بعد، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی محاصل کی وصولی کم ہو کر جی ڈی پی کے 8.2 فیصد تک آگئی، جو گذشتہ سال 8.6 فیصد تھی۔ اس کی وجہ ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات دونوں میں کمی تھی (شکل 4.4)۔



Note: Numbers might not add up due to rounding off
Source: MoF

ٹیکس محاصل

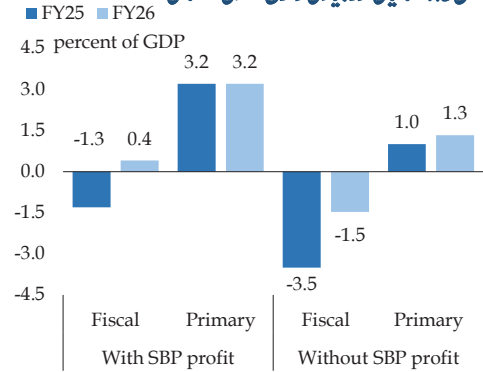
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ٹیکس محاصل جی ڈی پی کا 0.1 فیصد کم ہوئے، جس کی بنیادی وجہ وفاقی ٹیکسوں میں کمی تھی، جبکہ صوبائی ٹیکسوں میں معمولی اضافہ ہوا، جس نے مجموعی ٹیکس وصولیوں میں کمی کو کسی حد تک سہارا فراہم کیا۔

وفاقی ٹیکسز

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی ٹیکسوں کی وصولی کم ہو کر جی ڈی پی کے 4.8 فیصد تک آگئی، جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ 4.9 فیصد تھی (شکل 4.5)۔ یہ کمی وسیع البنیاد تھی، جہاں تمام بڑے ٹیکسوں کی

سودی اخراجات میں اضافہ جزوی طور پر سیلاب کے بعد آمدنی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوا۔³ مزید برآں، زراعت میں اضافہ حکومت کی جانب سے بجلی کے شعبے میں گردش قرضے میں اضافے کو محدود کرنے کی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔

شکل 4.3: مالیاتی اور بنیادی توازن - پہلی ششماہی



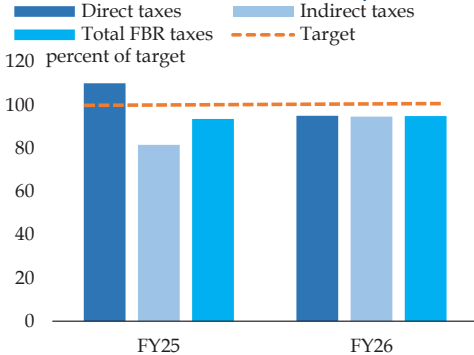
Source: MoF

مسلسل مالیاتی یکجائی کے پس منظر میں، سرکاری قرضوں کے اضافے کو قابو میں رکھنے اور قرضوں کی واپسی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے ایسے اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ اس کے نتیجے میں سماجی اور ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی گنجائش پیدا ہوئی، جو معاشی ترقی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اگرچہ گذشتہ دو برسوں کے دوران غیر ٹیکس محاصل نے مالیاتی خسارے کو قابل انتظام سطح پر رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم وسط مدت میں اس کو برقرار رکھنے کے لیے ٹیکس محاصل میں مسلسل اضافہ ضروری ہے۔ لہذا، اصلاحات کا آغاز ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھانے سے ہونا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت اور گورننس کو بہتر بنانے کی کوششیں بھی کی جانی چاہئیں۔

³ پہلی سہ ماہی کے دوران اخراجات جاریہ صوبائی حکومتوں کی سیلاب سے متعلق ریلیف اور ریلیف سرگرمیوں کے باعث بڑھے۔ ماخذ: وزارت خزانہ

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

شکل 4.6: ایف بی آر کے ٹیکسز (حقیقی بمقابلہ ہدف*) - پہلی ششماہی



* Below 100 indicates the respective target was missed.
Source: FBR

معاشی عوامل کے علاوہ، متعدد میزبانی اقدامات، جیسا کہ غیر منقولہ جائیداد کی خریداری پر ایڈوانس ٹیکس میں کمی، اساتذہ کے لیے ٹیکس رعایت (rebate) کی بحالی، سنیما آپریشنز اور کھلاڑیوں کو دیے جانے والے مالی انعامات پر ٹیکس چھوٹ نے بھی ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولیوں میں کمی میں کردار ادا کیا۔

جدول 4.2: ٹیکس حاصل - پہلی ششماہی

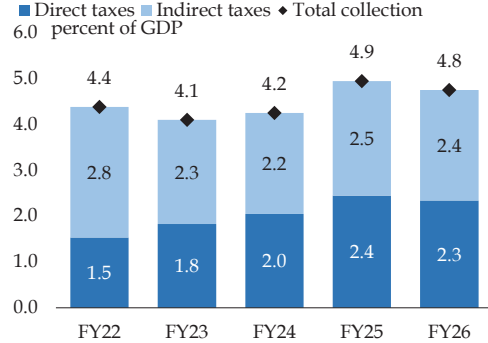
رقم ارب روپے میں؛ شرح نمونہ میں

مالیت	مئی 2025ء		جون 2026ء		مئی 2025ء		مئی 2026ء
	م	س	م	س	م	س	
بلا واسطہ ٹیکس	2,782	3,030	29.4	8.9	2.4	2.3	2.3
بالواسطہ ٹیکس	2,843	3,131	22.5	10.1	2.5	2.4	2.4
نیلز ٹیکس	1,898	2,087	25.3	10.0	1.7	1.6	1.6
کسٹمز	599	643	10.7	7.4	0.5	0.5	0.5
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	347	401	31	15.6	0.3	0.3	0.3

ماخذ: ایف بی آر

نمو میں سست روی دیکھنے میں آئی (جدول 4.2)۔ نتیجتاً، درآمدات میں نمایاں اضافے اور معاشی سرگرمیوں میں بہتری کے باوجود، وفاقی ٹیکس، فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے مقرر کردہ ہدف سے کم رہے (شکل 4.6)۔

شکل 4.5: وفاقی ٹیکس حاصل کی تفصیلات - پہلی ششماہی



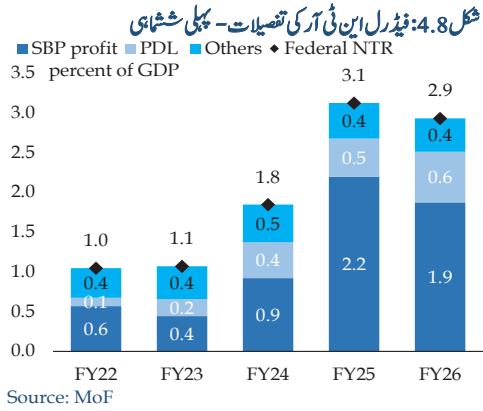
Note: Numbers might not add up due to rounding off
Source: FBR

بلا واسطہ ٹیکس

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی 0.1 فیصدی پوائنٹ کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.3 فیصد تک آگئی۔ اس کمی کی بنیادی وجہ ودہولڈنگ ٹیکس (WHT) کی وصولیوں میں کمی تھی، جبکہ عند الطلب وصولی اور رضا کارانہ ادائیگیاں جی ڈی پی کے لحاظ سے تقریباً مستحکم رہیں۔ اس کی وجوہات میں پست شرح سود، برآمدات میں کمی اور بجلی کے بلوں میں منفی سہ ماہی ٹیرف ایڈجسٹمنٹ (QTA) اور فیول چارج ایڈجسٹمنٹ (FCA) شامل ہیں، جن کی وجہ سے ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولی کم

ہو گئی۔^{6,5,4}

⁴ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات کی مالیت (روپے میں) گزشتہ سال کی 11 فیصد نمو کے مقابلے میں 9.0 فیصد کم ہوئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات
⁵ کم شرح سود (قیمت کے اڑنے والی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں سودی کھاتوں کی طلب میں بحالی (تجم کا اثر) کے اثر کو زائل کر دیا، جس کے نتیجے میں بینک سود اور سیکیورٹیز کے تحت وصولیاں کم رہیں۔ ماخذ: مالی اصابات کے اظہار، اسٹیٹ بینک
⁶ بجلی کی پیداوار میں اضافہ، جسے بجلی کے استعمال کا متبادل سمجھا جاتا ہے، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اوسطاً صرف 1.3 فیصد رہا، جو ظاہر کرتا ہے کہ ودہولڈنگ ٹیکس کی کم وصولیاں بجلی کے نرخوں میں کمی (قیمت کے اڑنے) کے باعث ہوئیں۔ ماخذ: نیپرا

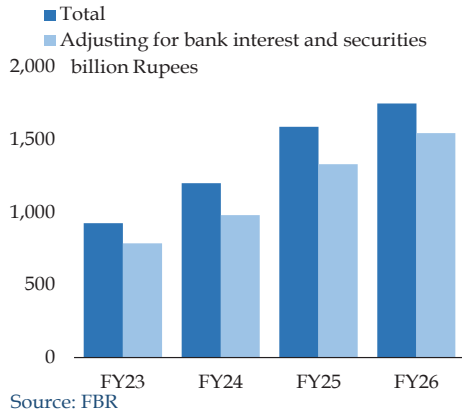


بالواسطہ ٹیکسز مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں بھی 0.1 فیصدی درجہ کی معمولی کمی ریکارڈ کی گئی، جس کی بنیادی وجہ سیلز ٹیکس کی کم وصولی تھی۔ اگرچہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور سٹمپ کی وصولیاں جی ڈی پی کے لحاظ سے مجموعی طور پر مستحکم رہیں، تاہم بجلی کے نرخوں میں کمی کے باعث برقی توانائی کی مد میں حاصل ہونے والے سیلز ٹیکس میں کمی آئی، جس نے مجموعی سیلز ٹیکس کو متاثر کیا۔ اس معمولی سست روی کے باوجود، بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیوں کی رفتار پالیسی اقدامات کے تحت ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھانے سے مستحکم رہی۔ اہم اقدامات میں سولر پینلز کی درآمد و ترسیل، درآمد شدہ لوہے اور اسٹیل کے اسکرپ کی مقامی سطح پر فراہمی پر سیلز ٹیکس چھوٹ کا خاتمہ اور غیر منقولہ جائیداد کی الاٹمنٹ و منتقلی پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ کا خاتمہ شامل ہے۔ مزید برآں، سیلز ٹیکس کا دائرہ متعدد درآمدی ایشیا تک بڑھایا گیا۔¹⁰ ٹیکس کو معقول بنانے کے لیے کیے گئے یہ اصلاحاتی اقدامات درست سمت میں ایک اہم قدم ہیں، کیونکہ یہ ملک کی ٹیکس محصولات کی استعداد کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

تاہم، نئے بجٹ اقدامات نے مذکورہ عوامل کے باعث ود ہولڈنگ ٹیکس میں کمی کی جزوی طور پر تلافی کرنے میں مدد دی۔ ان میں غیر منقولہ جائیداد فروخت کرنے، نقد رقم نکالنے، قرضوں پر منافع، تمسکات کی فروخت اور میوچل فنڈز سے حاصل ہونے والے منافع منقسمہ (dividends) پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں اضافہ شامل ہے۔

مزید برآں، حکومت نے ای کامرس پلیٹ فارمز پر ڈیجیٹل ٹرانزیکشنز اور پنشن پر دی گئی رعایت کو ختم کر کے انہیں ٹیکس نیٹ میں شامل کیا۔⁸ ان اقدامات کے ساتھ ساتھ بہتر نفاذ اور ٹیکس انتظامیہ کی جانب سے تنازعات کے حل جیسے اقدامات نے بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں کو سہارا دیا (شکل 4.7)۔⁹

شکل 4.7: ود ہولڈنگ ٹیکس - پہلی ششماہی



⁷ ٹرانزیکشنز پر ود ہولڈنگ ٹیکس (جیسے کہ نقد رقم نکالنے پر) کا اطلاق اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ ود ہولڈنگ ٹیکسز پر انحصار بڑھ رہا ہے، جو ایک وسیع البیاد ٹیکس نظام کی جانب منتقلی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

⁸ ایک کروڑ روپے سے زائد پنشن پر اب 5 فیصد حتمی ٹیکس لاگو ہو گا۔ ماخذ: بجٹ دستاویزات، وزارت خزانہ، اور مختلف اشاعتیں

⁹ ماخذ: آئی ایم ایف - پاکستان کے لیے توسیعی سہولت فنڈ کے تحت دوسرا جائزہ، دسمبر 2025ء

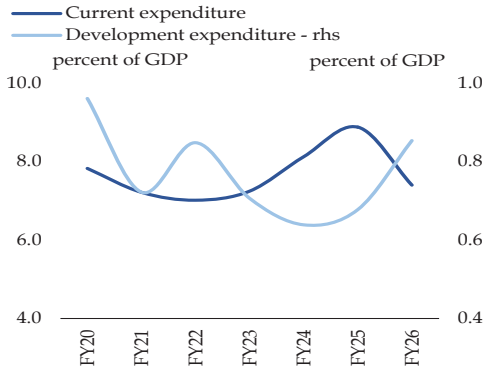
¹⁰ ان ایشیا میں پانچ جانوروں کی درآمد شدہ خوراک، چائیکس، کافی اور سیریل بارز شامل ہیں جو ریٹیل پیکنگ میں فروخت کی جاتی ہیں۔

جاری رہا اور یہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 0.6 فیصد تک پہنچ گئی، جس نے اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی کے اثر کو جزوی طور پر زائل کر دیا (شکل 4.8)۔ اس اضافے کو بلندی ڈی ایل شرحوں (قیمت کے اثر) ¹¹ اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے (حجم کے اثر) ¹² نے سہارا دیا۔

4.3 اخراجات

مجموعی اخراجات گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہوئے (شکل 4.9)۔ اس کمی کی بنیادی وجہ مارک آپ ادا کیوں میں نمایاں کمی تھی، جس کے نتیجے میں ترقیاتی اخراجات اور زر اعانت میں اضافے کے لیے مالیاتی گنجائش پیدا ہوئی (شکل 4.10)۔

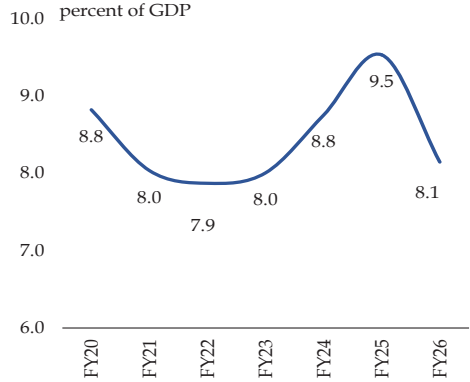
شکل 4.10: جاری و ترقیاتی اخراجات - پہلی ششماہی



Source: MoF

صوبائی ٹیکسز صوبائی ٹیکس حاصل مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 0.4 فیصد پر برقرار رہے اور گزشتہ چھ برسوں سے اسی سطح پر جمود کا شکار ہیں۔ اگرچہ جی ڈی پی کے تناسب کے اعتبار سے یہ حاصل جمود کا شکار ہیں، تاہم مطلق بنیادوں پر صوبائی ٹیکسوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس اضافے میں بلاواسطہ اور بالواسطہ دونوں اقسام کے ٹیکسوں کا کردار ہے، جن میں بالترتیب جائیداد پر ٹیکس اور خدمات پر سیلز ٹیکس نمایاں ہیں (جدول 4.3)۔

شکل 4.9: مجموعی اخراجات - پہلی ششماہی



Source: MoF

غیر ٹیکس حاصل

غیر ٹیکس حاصل مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں معمولی کمی کے ساتھ جی ڈی پی کے 3.1 فیصد تک آگئے، جبکہ گزشتہ سال یہ 3.2 فیصد تھے۔ اس کمی کی بنیادی وجہ شرح سود میں کمی کے باعث اسٹیٹ بینک کے منافع میں معمولی کمی تھی۔ اس کے برعکس، پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی وصولی میں اضافہ

¹¹ ہائی اسپینڈ ڈیزل پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کو ابتدا میں ستمبر 2025ء کو 74.5 روپے سے بڑھا کر 77.0 روپے کیا گیا، بعد ازاں 16 نومبر 2025ء کو کم کر کے 75.4 روپے کر دیا گیا، اور اس کے بعد سے یہ شرح برقرار ہے۔ پیٹرول پر جی ڈی ایل کی شرح اکتوبر 2025ء میں 78.0 روپے سے بڑھا کر 79.6 روپے کر دی گئی۔ ماخذ: ڈی ایس اور او گرا

¹² اگرچہ نمونہ رقمی رفریکس میں کمی آئی، تاہم ہائی اسپینڈ ڈیزل اور پیٹرول کی فروخت میں بالترتیب 3.5 فیصد اور 2.5 فیصد اضافہ ہوا۔

¹³ اس حصے میں شماریاتی تفرق شامل نہیں، جیسا کہ سابقہ رپورٹس میں بھی کیا گیا ہے۔ تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں رپورٹ کیے گئے نمایاں تفرق کے باعث، اگر اسے مجموعی اخراجات میں شامل کیا جائے تو غیر سودی اخراجات کے رجحانات مختلف ہو سکتے ہیں۔

جی ڈی پی کا فیصد		عمو		بالیٹ		
م 26ء	م 25ء	م 26ء	م 25ء	م 26ء	م 25ء	
3.6	3.6	12.5	34.8	4,657	4,140	مجموعی حاصل
2.8	2.9	8.3	37.1	3,616	3,339	این ایف سی کی منتقلی
0.6	0.5	23.5	31.8	723	585	اپنے حاصل
0.4	0.4	28.4	21.2	569	443	ٹیکس
0.3	0.2	25.9	13.6	329	261	خدمات پر جزل یلز ٹیکس
0.1	0.1	8.4	80.4	155	143	غیر ٹیکس
0.2	0.2	47.4	12.7	318	216	وفاتی مستطیاں
0.1	0.1	35.2	8.1	168	125	قرضے (خالص)
0.1	0.1	64.0	19.7	149	91	گرائٹس
2.7	3.0	3.4	21	3,478	3,365	مجموعی اخراجات
2.2	2.2	13.7	21.7	2,869	2,524	جاری
0.7	0.6	48.7	17.7	950	639	ترقیاتی
-0.3	0.2	-	-	-342	202	شاریاتی تفرق
0.9	0.7	52.1	167.9	1,179	775	مجموعی توازن

خدمات پر جزل یلز ٹیکس*

ماخذ: وزارت خزانہ

سودی اخراجات

اعانت اور ترقیاتی اخراجات دونوں میں اضافہ گذشتہ 7 برسوں (یعنی مالی سال 20ء سے مالی سال 26ء) کے اوسط کے مقابلے میں زیادہ رہا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے لحاظ سے، زر اعانت اور ترقیاتی اخراجات دونوں میں 0.2 فیصد کا اضافہ ہوا۔

پالیسی ریٹ میں کمی کے تناظر میں، مارک آپ ادائیگیوں میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 4.5 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 2.8 فیصد رہ گئی (شکل 4.11)۔ سودی ادائیگیوں میں یہ کمی بنیادی طور پر ملکی مارک آپ ادائیگیوں کی بدولت ہوئی، جن میں 33.9 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ شرح سود میں کمی کے علاوہ، یہ حکومت کی جانب سے قرضوں کے خاکہ سرعیت طویل کرنے کی کوششوں کا بھی عکاس ہے، خاص طور پر ٹی بلز کی ادائیگی کے ذریعے جو بلند شرحوں کے حامل تھے (ملاحظہ کیجیے باب 3)۔

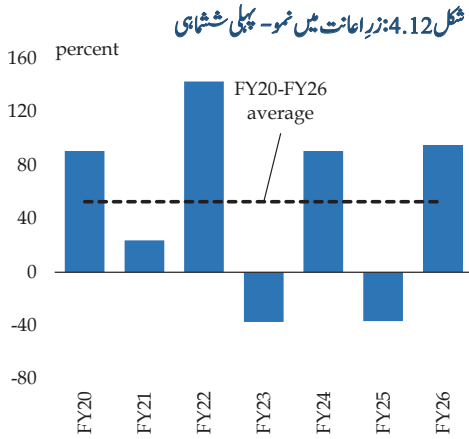
ترقیاتی اخراجات میں اضافہ بنیادی طور پر صوبائی اخراجات 48.7 فیصد بڑھنے کی وجہ سے ہوا (شکل 4.14)، جبکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی ترقیاتی اخراجات میں 17 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے لیے منظور شدہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرامز کے بجٹ کے استعمال کی شرح بھی بڑھ کر 59 فیصد تک جا پہنچی، جو گذشتہ سال 39

غیر سودی اخراجات

غیر سودی اخراجات میں اضافہ بنیادی طور پر بلند زر اعانت اور ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باعث ہوا (شکل 4.12 اور شکل 4.13)۔ زر

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

سال 26ء کے دوران استفادہ کنندگان کے حجم اور دائرہ کار کو بڑھانے کے لیے بھی پرعزم ہے۔¹⁶



Source: MoF

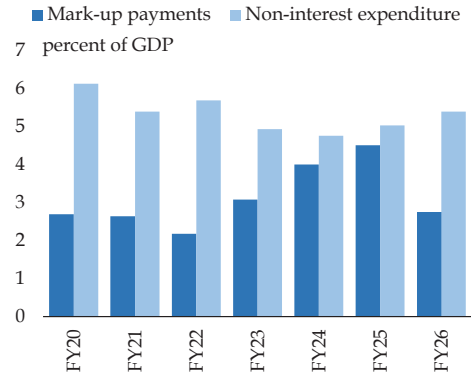
سماجی اور ترقیاتی اخراجات میں یہ اضافہ معاشی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے خوش آئند ہے، کیونکہ تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ ترقیاتی اخراجات کا مالیاتی ضارب (fiscal multiplier) اخراجات جاریہ کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہوتا ہے (بائس 4.1)۔

4.4 سرکاری قرضہ

مسلسل مالیاتی یکجائی اور سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی کی بدولت سرکاری قرضے مجتمع ہونے کی رفتار میں نمایاں کمی آئی، جو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 1.1 فیصد رہی، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ 3.9 فیصد

فیصد تھی۔¹⁴ ذرائع اعانت میں اضافہ زیادہ تر توانائی اور بجلی کے شعبوں کی وجہ سے ہوا، جن کا مجموعی ذرائع اعانت میں 93 فیصد حصہ رہا۔ ان میں بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے مابین ٹیرف کے فرق، آئی پی بی، پاکستان انرجی ریولونگ فنڈ، اور آزاد جموں و کشمیر کے لیے بجلی کی آمدنی میں کمی کے ازالے کے لیے ذرائع اعانت شامل ہیں۔ بجلی کے شعبے میں ذرائع اعانت کا ایک بڑا حصہ گردش قرضے میں خالص اضافے کو صفر رکھنے کے لیے مختص کیا گیا۔¹⁵ یہ امر نشاندہی کرتا ہے کہ قابل تجدید توانائی میں پیش رفت کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے میں اصلاحات کی اشد ضرورت ہے (بائس 6.5)۔

شکل 4.11: سودی و غیر سودی اخراجات - پہلی ششماہی



Source: MoF

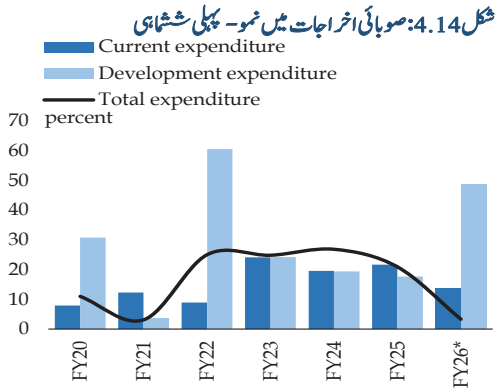
ذرائع اعانت اور سرکاری شعبے کی ترقیاتی پروگرامز کے بعد، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گرانٹس میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بڑی حد تک بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لیے مختص رقم میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں 41.5 فیصد زیادہ رہی، جبکہ حکومت مالی

¹⁴ ماخذ: وزارت منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات، 2025ء

¹⁵ 400 ارب روپے کی اسٹاک ایکسچینج سبڈی مالی سال 26ء میں خالص گردش قرضے کے اضافے کو صفر رکھنے میں مدد دے گی۔ ماخذ: آئی ایم ایف (2025ء)

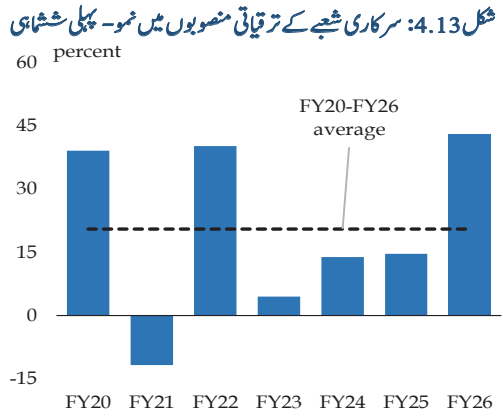
¹⁶ کفالت پروگرام کے تحت غیر مشروط نقد امداد کی رقم 13,500 روپے سے بڑھا کر 14,500 روپے کر دی جائے گی، اور مالی سال 26ء کے اختتام تک مزید کم از کم 2 لاکھ خاندانوں کو اس میں شامل کیا جائے گا۔

ماخذ: آئی ایم ایف (2025ء)



* Total expenditure is dampened by a statistical discrepancy of -0.3 percent of GDP.
Source: MoF

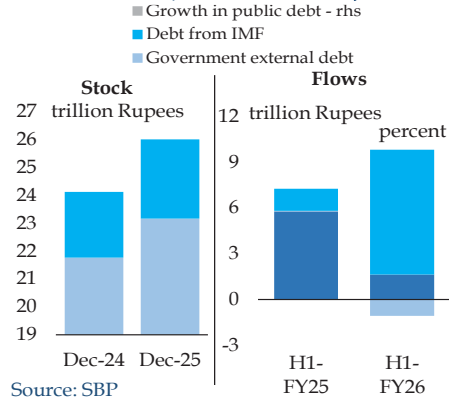
ملکی اور بیرونی قرضوں نے سرکاری قرض جمع ہونے کی رفتار کو محدود کرنے میں کردار ادا کیا۔ جہاں ملکی قرضے میں اضافہ خاصی حد تک قابو میں رہا، وہیں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی خالص واہمی دیکھنے میں آئی۔ اس کی ایک وجہ پاکستانی روپے کی قدر میں ڈالر کے مقابلے میں اضافہ اور دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی مضبوطی بھی ہے، نیز یہ حکومت کی جانب سے بیرونی ذرائع پر کم انحصار کے اثرات کی عکاسی بھی کرتا ہے۔^{19,18} مزید برآں، حکومت نے وسط اور طویل مدتی تمسکات کے ذریعے مالی ضروریات پوری کرنے پر انحصار جاری رکھا، جبکہ ٹی بلز کے ذریعے فنڈز کے حصول کو محدود رکھا گیا۔ اسی دوران، وسط مدتی ہدف کی حد میں مہنگائی کے مستحکم ہونے کے باعث مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران معینہ شرح تمسکات کے ذریعے حکومتی قرض گیری کے تناسب میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، مجموعی سرکاری قرضہ جزدان میں،



Source: MoF

تھی (شکل 4.15)۔ ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ سے حاصل ہونے والے فوائد، حکومتی ڈپازٹس میں پست اضافے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے قرضوں کی واہمی نے بھی سرکاری قرضے میں اضافے کی رفتار دھیمی کرنے میں کردار ادا کیا (شکل 4.16)۔¹⁷

شکل 4.15: سرکاری قرضہ - اسٹاک اور بہاؤ



Source: SBP

¹⁷ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں روپے کی قدر میں اضافے کے باعث سرکاری قرضہ 342.0 ارب روپے کم ہوا۔

¹⁸ پاکستانی روپے کے لحاظ سے، دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کے باوجود، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضہ 18.5 ارب روپے کم ہوا۔

¹⁹ مالی سال 26ء کے سالانہ قرضہ جاتی منصوبے کے مطابق، مجموعی ماکلاری میں بیرونی ذرائع سے خسارے کی ماکلاری کا حصہ مالی سال 26ء میں کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گیا، جو مالی سال 25ء کے 7.8 فیصد کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

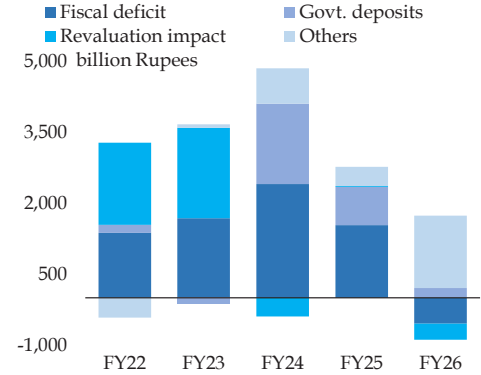
قرضوں میں اضافے کے باعث سیالیت کے اظہاریے ایک ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں۔

خاص طور پر اوسط میعاد تاعرصیت، اجرائے ثانی کے خطرات، سودی لاگت اور کرنسی کے خطرات کے لحاظ سے بہتری آئی۔²⁰

ملکی قرضہ

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضہ 891.6 ارب روپے بڑھا، جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 2,723.1 ارب روپے کے اضافے کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے (جدول 4.4)۔ ملکی قرضے میں اضافے کی رفتار میں سست روی بنیادی طور پر مالیاتی سرپلس کی بدولت تھی، جو اسٹیٹ بینک کے بہتر منافع اور سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی کے باعث حاصل ہوا۔ مزید برآں، گذشتہ سال کے مقابلے میں بینکاری نظام میں حکومتی ڈپازٹس کے پست اضافے اور اسٹیٹ بینک کے 1.6 ٹریلین روپے کے قرضوں کی واپسی نے بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں اضافے کی رفتار کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔

شکل 4.16: سرکاری قرض میں تغیر کے عوامل - پہلی ششماہی

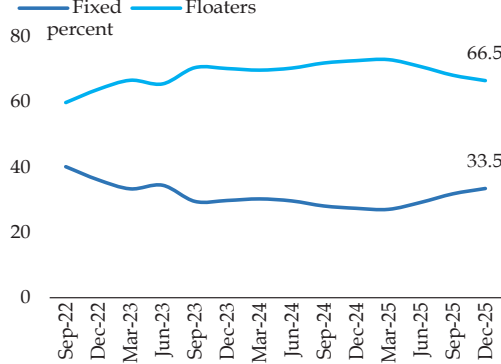


Source: SBP

مزید برآں، سودی ادائیگیوں میں نمایاں کمی، محصولات کی وصولیوں میں اضافہ، بلند تر سیالیت زر اور زر مبادلہ کے ذخائر میں مسلسل اضافے نے مختصر اور طویل مدت میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں کو بہتر بنایا۔ تاہم، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی بیرونی

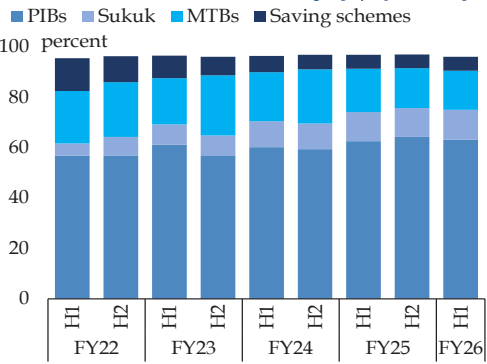
اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرات کو محدود رکھنے کے لیے، حکومت نے طویل مدتی تمسکات کے ذریعے قرض کا حصول جاری رکھا، جبکہ اسی اثنا میں

شکل 4.18: طویل مدتی تمسکات میں حصہ



Sources: MoF; SBP

شکل 4.17: ملکی قرض میں حصہ



Source: SBP

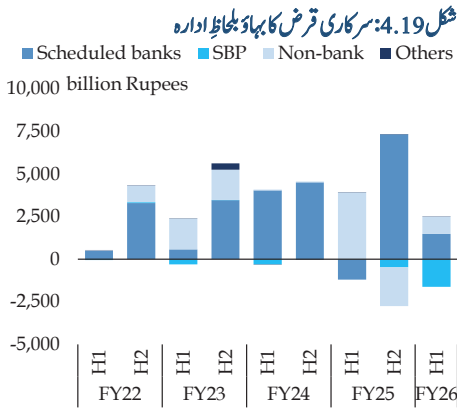
²⁰ شرح مبادلہ میں استحکام نے کرنسی کی قدر میں اتار چڑھاؤ کے خطرے کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

جدول 4.4: سرکاری ملکی قرضہ

(اسٹاک اور بہاؤ اور ب روپے میں؛ حصہ اور شرح نمونہ فیصد میں)

نمو	حصہ		بہاؤ		اسٹاک			
	شش 1 مالی سال 26ء	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	شش 1 مالی سال 25ء	دسمبر 24ء	دسمبر 25ء		
1.6	5.8	100.0	100.0	891.6	2,723.1	55,362.9	49,883.3	حکومت کا ملکی قرضہ
1.8	12.5	77.7	75.9	766.5	4,207.7	43,015.6	3,7863.9	I. مستقل قرضہ، جس میں
5.9	19.8	11.8	11.4	365.3	943.1	6,552.3	5,709.3	حکومت پاکستان کے اجارہ حکومت
-0.2	11.4	63.1	62.6	-85.1	3,190.4	34,929.8	31,216.2	پی آئی بی
3.7	2.4	0.8	0.8	15.2	9.2	422.7	394.3	پرائز بانڈز
-0.2	-15.1	15.8	17.4	-14.8	-1,551.6	8,744.1	8,696.0	II. رواں قرضہ، جس میں شامل
-0.3	-15.4	15.6	17.2	-27.9	-1,565.3	8,610.6	8,602.0	مارکیٹ فریزری بلز
4.5	2.5	5.7	5.8	135.6	69.9	3,156.6	2,868.7	III. غیر فلاحی قرضہ، جس میں
4.8	2.9	5.6	5.6	141.1	78.0	3,083.5	2,785.8	قومی بچت اسکیمیں (پرائز بانڈز کا ناقص)
1.1	0.1	0.7	0.7	4.1	0.3	384.5	373.8	IV. غیر ملکی کرنسی
0.2	-3.7	0.1	0.2	0.1	-3.1	62.1	81.0	V. جاپان پاکستان سرٹیفکیٹس

ماخذ: اسٹیٹ بینک



Source: SBP

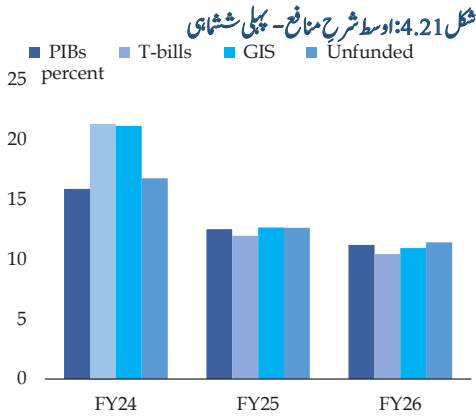
ٹی بلز کے ذریعے فنڈز کے حصول کو محدود کیا (شکل 4.17)۔²¹ اس کے نتیجے میں، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر معینہ شرح تسکات کا حصہ بڑھ کر 33.5 فیصد ہو گیا، جو مالی سال 25ء کے اختتام پر 27.0 فیصد تھا (شکل 4.18)۔²² اس اقدام سے نہ صرف سودی لاگت میں کمی آئی بلکہ ملکی قرضے کا جزدان بھی بہتر ہوا۔

ادارہ جاتی بنیادوں پر اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی طور پر جدولی بینکوں سے قرضہ حاصل کیا، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ تھا، جبکہ اسٹیٹ بینک کے قرضے واپس کیے گئے۔ اس کے برعکس، غیر بینکاری ذرائع سے فنڈز کے حصول میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی۔ نتیجتاً، حکومتی تسکات میں جدولی بینکوں کی سرمایہ کاری کا حصہ بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر 66.5 فیصد ہو گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی

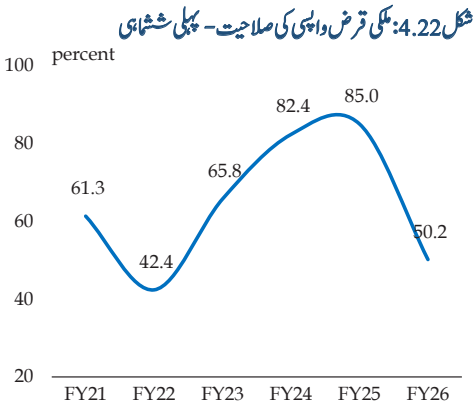
²¹ طویل مدتی تسکات، خصوصاً اسٹاک، کا حصہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر بڑھ کر 77.7 فیصد تک پہنچ گیا، جو گزشتہ سال اسی مدت کے اختتام پر 75.9 فیصد تھا۔

²² یہ امر قابل ذکر ہے کہ بلند مہنگائی کے دور میں سرمایہ کار شرح سود میں یکدم اضافے کے امکان کی نظر نقصان سے بچنے کے لیے قلیل مدتی یادوں شرح تسکات میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26



Source: SBP; CDNS

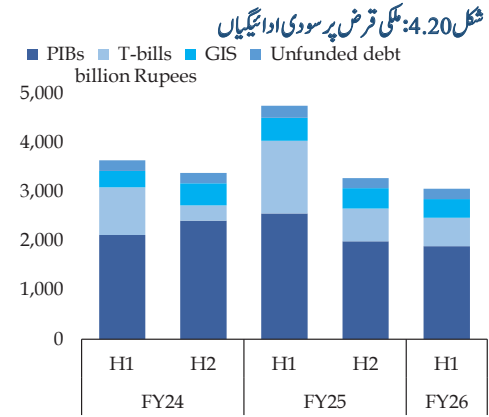


Sources: MoF; SBP

ملکی قرض کی واپسی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں کم ہو کر 3.1 ٹریلین روپے رہ گئیں، جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 4.9 ٹریلین روپے تھیں۔ یہ کمی بنیادی طور پر پاکستان سرمایہ کاری بانڈز اور ٹی بلز پر سودی ادائیگیوں میں کمی کے باعث ہوئی۔²⁵ علاوہ ازیں، غیر فنڈڈ قرضے،

ششماہی میں 56.1 فیصد تھا (شکل 4.19)۔ اسے قرضوں تاڈپازٹس تناسب (ADR) کی بنیاد پر بینکوں پر عائد ٹیکس کے خاتمے سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔²³



Source: SBP

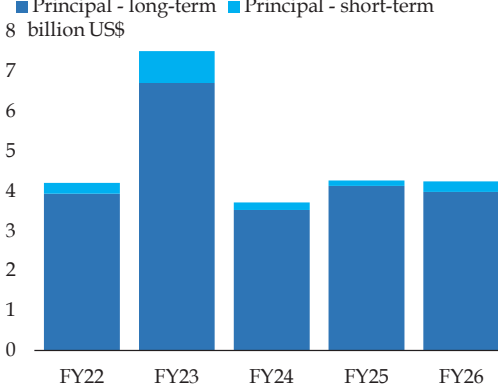
مزید برآں، گذشتہ سال کے رجحان کو جاری رکھتے ہوئے، قومی بچت اسکیموں میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران رقوم کی خالص آمد دیکھنے میں آئی۔ بالخصوص، سیونگزر سرٹیفکیٹس اور اکاؤنٹس میں رقوم کی خالص آمد بالترتیب 90.4 ارب اور 48.2 ارب روپے رہی، جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 64.5 ارب اور 15.4 ارب روپے تھی۔ بہبود سیونگزر سرٹیفکیٹس، ریگولر انکم سرٹیفکیٹس اور پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ نے رقوم کی اس آمد میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ رجحان حکومتی تمسکات و بینک ڈپازٹس کے مقابلے میں قومی بچت اسکیموں کے آلات پر نسبتاً زیادہ شرح منافع کے باعث سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔²⁴

²³ گذشتہ سال بینکوں نے نجی شعبے کے قرض میں اضافہ کیا اور قرض تاڈپازٹس تناسب (اے ڈی آر) پر مبنی ٹیکس سے بچنے کے لیے حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کم کی۔

²⁴ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی بچت اسکیم کے آلات پر اوسط منافع کی شرح 11.43 فیصد رہی، جو ٹی بلز، پاکستان سرمایہ کاری بانڈز اور صکوک کی اوسط شرح سود سے نسبتاً زیادہ ہے۔

²⁵ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر سودی ادائیگیاں 35.4 فیصد کم ہوئیں، جس میں ٹی بلز اور پی آئی بیز پر سودی ادائیگیوں میں بالترتیب 61.1 فیصد اور 26.0 فیصد کمی کا نمایاں کردار تھا۔

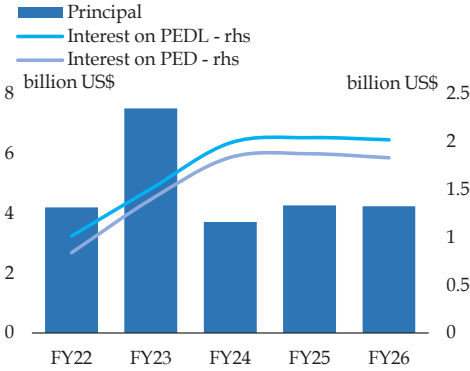
شکل 4.24: بیرونی قرض کی واپسی میں اصل رقم کی واپسی - پہلی ششماہی



Source: SBP

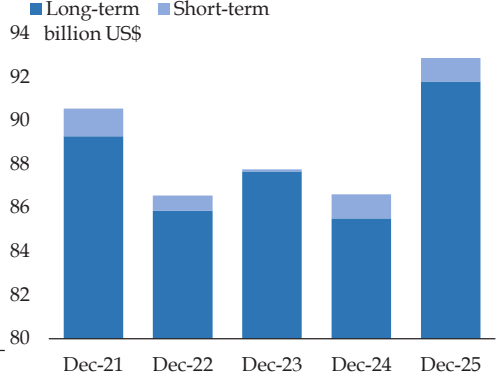
سرکاری بیرونی قرضے میں اضافہ زیادہ تر آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (EFF) کے تحت حاصل ہونے والی رقوم کی وجہ سے ہوا، جس کے بعد دیگر دو طرفہ اور کثیر فریقی ذرائع سے زیادہ رقم حاصل ہوئی۔ مزید برآں، نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (NPC) میں سرمایہ کاری اور قلیل مدتی تجارتی قرضوں میں بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اضافہ

شکل 4.25: بیرونی قرض کی واپسی - پہلی ششماہی



Source: SBP

شکل 4.23: سرکاری بیرونی قرض کی تفصیلات



Source: SBP

جو زیادہ تر ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس سے حاصل ہوئے، پر سودی ادائیگیاں بھی زیر جائزہ مدت میں کم ہوئیں (شکل 4.20)۔

ملکی قرضے کی واپسی میں آسانی بنیادی طور پر سود کی شرحوں میں نمایاں کمی کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے مالی سال 28-26ء کے لیے وسط مدتی قرض کے اختتام کی حکمت عملی (MTDS) کے تحت طویل مدتی تسکات پر انحصار بڑھانے کے باعث ممکن ہوئی (شکل 4.21)۔ نتیجتاً، ملکی قرض کی ادائیگی کی صلاحیت، جس کا حساب ایف بی آر کے ٹیکسز کے مقابلے میں ملکی سودی ادائیگیوں کے تناسب سے لگایا جاتا ہے، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں طور پر بہتر ہوئی (شکل 4.22)۔

سرکاری بیرونی قرض اور واجبات

سرکاری بیرونی قرض اور واجبات کا مجموعی حجم دسمبر 2025ء کے اختتام پر 104.9 ارب ڈالر رہا، جو دسمبر 2024ء کے اختتام پر 103.7 ارب ڈالر تھا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ سرکاری بیرونی قرض میں 1.1 ارب ڈالر کا اضافہ تھا، جو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہوا (جدول 4.5)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

جدول 4.5: سرکاری بیرونی قرضہ

(اسٹاک اور بھاء ڈالر میں؛ شرح نمونہ فیصد میں)

عمو	بھاء		اسٹاک				
	شش ماہی سال 25ء	شش ماہی سال 26ء	دسمبر 25ء	جون 25ء	دسمبر 24ء		
1.2	0.1	1,078.5	96.3	92,873.1	91,794.6	86,621.4	سرکاری بیرونی قرضہ (1+2)
0.2	0.0	189.1	-18.8	82,715.8	82,526.6	78,128.6	1. حکومت کا بیرونی قرضہ
-0.2	-0.5	-159.9	-371.3	81,627.6	81,787.5	77,016.3	(ذاتی مدتی (ایک سال سے نامک)
-6.7	-11.3	-400.6	-728.6	5,604.0	6,004.6	5,745.8	پیرس کلب
0.6	1.1	241.2	415.7	42,721.3	42,480.1	39,663.7	کثیر طرفہ
3.7	-3.5	665.7	-643.5	18,704.5	18,038.9	17,908.9	دیگر طرفہ
-7.4	0.0	-500.0	0.0	6,300.0	6,800.0	6,800.0	یورو / سکوٹ گلوبل بانڈ
-4.5	5.2	-322.3	284.4	6,834.0	7,156.3	5,774.7	کمرشل قرضے
10.2	34.6	125.0	270.9	1,350.1	1,225.1	1,054.8	نیا پاکستان سرٹیفکیٹس
47.2	46.4	349.0	352.5	1,088.2	739.2	1,112.2	(ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)
44.2	55.8	244.2	139.6	796.5	552.3	389.6	کثیر طرفہ
9.6	1.4	889.3	115.1	10,157.3	9,268.0	8,492.8	2. آئی ایم ایف سے
1.0	-0.2	124.3	-21.6	12,079.7	11,955.3	11,709.5	3. نرو مہا دل کے واجبات
0.0	0.0	0.0	0.0	3,700.0	3,700.0	3,700.0	مرکزی بینک کے پازٹس
3.2	0.3	136.3	11.4	4,357.8	4,221.5	4,181.0	دیگر واجبات (سواپ)
-0.3	-0.9	-13.2	-32.9	4,019.7	4,033.0	3,827.9	ایس ڈی آر کا اختتام

ماخذ: اسٹیٹ بینک

کے باوجود، مجموعی سرکاری بیرونی قرض میں اس کا حصہ اب بھی کم ہے (شکل 4.23)۔

بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی ذرائع سے رقوم کی مجموعی آمد 4.3 ارب ڈالر رہی، جو مالی سال 25ء کے اسی عرصے میں 3.6 ارب ڈالر تھی۔ موجودہ آئی ایم ایف پروگرام کے دوران بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد میں اضافہ ملک کے 'خطرے کے تاثر' میں بہتری کی نشاندہی کرتا

دیکھا گیا۔²⁶ اس کے برعکس، یورو بانڈز، طویل مدتی تجارتی قرضوں اور پیرس کلب کے قرضوں کی باز ادائیگی نے سرکاری بیرونی قرض میں اضافے کو قابو میں رکھا۔

مزید برآں، دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کی بدولت 66 ملین ڈالر کی تخفیف نے سرکاری بیرونی قرض کی نمو کو معمولی طور پر محدود کیا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرض بڑھ کر 1,088 ملین ڈالر ہو گیا۔ اس کا زیادہ تر حصہ کثیر فریقی ذرائع سے حاصل کیا گیا۔ قلیل مدتی قرض گیری میں اس اضافے

²⁶ قلیل مدتی کثیر فریقی قرضوں میں اضافہ اسلامی ترقیاتی بینک کی تیل پر سہولت کے تحت رقوم کے اجرائی عکاسی کرتا ہے، جبکہ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں آمدنی امریکی فیڈرل ریزرو کی پالیسی ریٹ میں کمی کے تناظر میں سازگار شرح سود کے باعث بڑھی۔

ذرائع	گرائش		قرضے		مجموعہ
	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	شش ماہی سال 2025ء	شش ماہی سال 2026ء	
کثیر فریقی	28.6	29.0	1,835.9	1,938.3	1,967.3
ایشیائی ترقیاتی بینک	3.9	2.7	905.1	546.6	549.2
اے آئی آئی بی	-	-	51.0	57.2	57.2
آئی بی آر ڈی	14.7	15.4	125.5	206.3	221.7
آئی ڈی اے	2.8	8.2	349.1	572.6	580.8
آئی ایس ڈی بی (قبل مدتی)	-	-	239.6	483.8	483.8
دوطرفہ	71.2	33.6	1,668.2	2,297.0	2,330.6
چین (گارنڈ)	-	-	-	255.6	255.6
چین	2.4	10.6	96.8	61.7	72.3
ڈنمارک	-	-	-	71.2	71.2
فرانس	0.0	0.5	100.5	15.1	15.6
جاپان	9.9	11.9	0.0	-	11.9
کوریہ	4.6	-	6.2	9.5	9.5
سعودی عرب	-	3.3	8.7	5.4	8.7
سعودی فنڈ برائے ترقیات	-	-	-	600.0	600.0
امریکہ	39.4	0.4	-	-	0.4
غیر ملکی بینک	-	1.9	500.0	54.4	56.3
نیپالستان سرٹیفکیٹ	-	-	927.6	1202.1	1,202.1
مجموعہ	99.8	62.5	3,504.1	4,235.4	4,297.9

ماخذ: ای اے ڈی

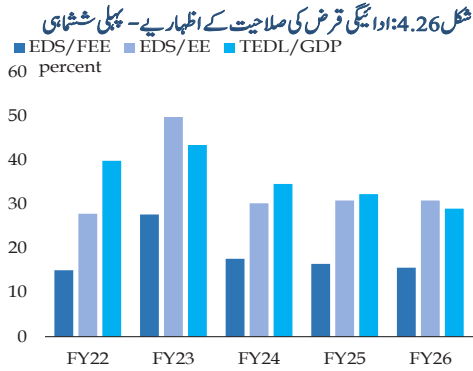
25ء کی پہلی ششماہی کی طرح، بیرونی ذرائع سے آنے والی رقم کا 50 فیصد سے زیادہ حصہ اعانتہ میزانیہ کے لیے تھا، جبکہ منصوبوں کی مالکاری حصہ 38.3 فیصد تھا۔ مطلق لحاظ سے، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غیر منصوبہ جاتی مالی امداد 2.7 ارب ڈالر رہی، جس میں 1.6 ارب ڈالر بجٹ سپورٹ اور 600 ملین ڈالر تیل کی سہولت شامل ہے۔ بیرونی ذرائع سے رقم کی آمد کے مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ منصوبوں پر مبنی امداد زیادہ

ہے۔²⁷ بڑی رقم دو طرفہ ذرائع سے حاصل ہوئیں، اس کے بعد کثیر فریقی ادارے اور نیپالستان سرٹیفکیٹس (این پی سیز) کے تحت قرضے شامل تھے۔ کثیر فریقی ذرائع میں عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک نے رقم کی فراہمی میں نمایاں کردار ادا کیا (جدول 4.6)۔

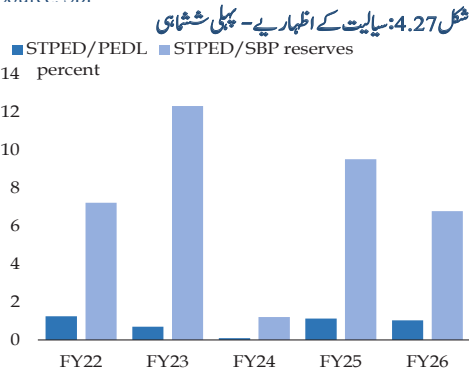
دو طرفہ ذرائع سے رقم کی آمد کے حوالے سے، بھاری رقم سعودی عرب اور چین سے موصول ہوئیں، جس کے بعد ڈنمارک کا نمبر آتا ہے۔ مالی سال

²⁷ اگست 2025ء میں موڈیر کی رپورٹ کے مطابق زیر جائزہ مدت کے دوران پاکستان کی ریاستی کریڈٹ ریٹنگ میں بہتری آئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء



Source: SBP



Source: SBP

ہونے سے ملک کی بیرونی واجبات کی ادائیگی کی صلاحیت میں اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات کا جی ڈی پی کے ساتھ تناسب گزشتہ پانچ برسوں کی کم ترین سطح پر آگیا، جو بیرونی قرضے کے استحکام میں بہتری ظاہر کرتا ہے (شکل 4.26)۔

ادائیگی قرض کے اظہاروں کے برعکس، سیالیت کے اظہاروں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ایک ملاملا رجحان ظاہر کیا۔ جہاں قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرضے کا سرکاری بیرونی قرض اور واجبات کے ساتھ تناسب معمولی طور پر بگڑا، وہیں اس کا اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے ساتھ تناسب نمایاں طور پر بہتر ہوا، جس کی وجہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ تھا (شکل 4.27)۔

ترجمی کے شعبے اور سیلاب سے متعلق تعمیر نو کے منصوبوں پر مرکوز تھی، جبکہ غیر منصوبہ جاتی امداد زیادہ ترجیحی و لمب کے شعبے کے لیے تھی (جدول 4.7)۔

جدول 4.7: رقم جاری کرنے والے بڑے ذرائع

ذالر

ذرائع	امداد کی نوعیت	قرضہ / گرانٹ کا نام	مالیت
چین	قرضہ	چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ (C-5)	255.6
ایشیائی ترقیاتی بینک	قرضہ	سندھ ایمر جنسی ہاؤس ری کنسٹرکشن پروجیکٹ	73.2
آئی ڈی اے	قرضہ	سندھ فلڈ ہاؤس ری کنسٹرکشن	160.6
آئی ڈی بی	قرضہ	تیل وایل این جی کی درآمد کے لیے آئی ٹی ایف سی قلیل مدتی ماکاری	483.8
آئی ایم ایف	قرضہ	-	209.5
سعودی عرب	قرضہ	پیٹرولیم اور خام تیل کی درآمد	600

ماخذ: ای اے ڈی

بیرونی قرض کی واپسی

بیرونی قرض کی واپسی (بشمول اصل رقم اور سود) معمولی کمی کے ساتھ 6.2 ارب ڈالر رہی، جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 6.3 ارب ڈالر تھی (شکل 4.24)۔ بڑی ادائیگیاں یورپ اور بگاڑ کے سرمایہ کاروں، آئی ایم ایف اور دو طرفہ و کثیر فریقی ذرائع کو کی گئیں۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے، بیرونی قرضے کی واپسی کا بڑا حصہ طویل مدتی اصل رقم کی ادائیگیوں پر مشتمل تھا، جو کثیر فریقی اداروں، آئی ایم ایف، اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹ میں سرمایہ کاری کرنے والوں کو کی گئیں۔ اسی طرح، سودی ادائیگیاں زیادہ تر کثیر فریقی اداروں، آئی ایم ایف، اور دو طرفہ ذرائع کو کی گئیں (شکل 4.25)۔

بیرونی قرضے کا استحکام

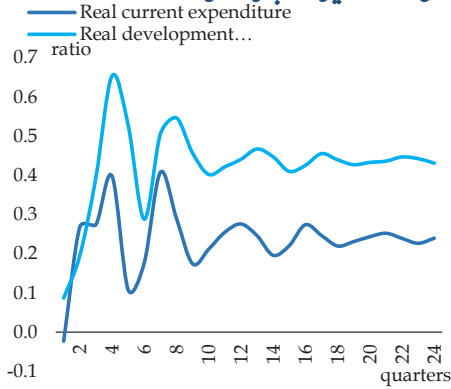
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضے کے استحکام میں بہتری آئی جسے بلند تر سیلاب زر کی آمد اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے نے تقویت دی۔ ادائیگی قرض کے اظہارے، جو بیرونی قرض کی واپسی تازہ مبادلہ آمدنی اور برآمدی آمدنی تناسب پر مبنی ہوتے ہیں، بہتر

بکس 4.1: پاکستان میں مالیاتی اخراجات کی کارکردگی

تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اخراجات جاریہ میں طے شدہ (pre-committed) اخراجات میں کمی اور صوابدیدی ترقیاتی اخراجات میں اضافہ، معیشت میں اخراجات کی تخصیصی کارکردگی (allocative efficiency) کو بہتر بناتا ہے۔ تخمینوں کے مطابق تخصیصی کارکردگی میں اضافہ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (EMDEs) کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

فنز کے حکومتی استعمال سے بنیادی ڈھانچے پر سرمایہ کاری کی جانب جی ڈی پی کے 1 فیصد کے برابر منتقلی، طویل مدت میں پیداوار میں 3.5 فیصد اضافہ کر سکتی ہے۔²⁸ اسی طرح تعلیم کے شعبے میں گئے اخراجات طویل مدت میں پیداوار میں 6 فیصد اضافہ کرتے ہیں (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ اس تناظر میں، پاکستان میں اخراجات کے حالیہ ڈھانچے میں تبدیلیاں، جن میں سودی اخراجات میں کمی اور ترقیاتی اخراجات میں اضافہ شامل ہے، آئندہ برسوں میں اقتصادی ترقی کے لیے خوش آئند ہیں، بشرطیکہ یہ رجحان برقرار رہے۔

شکل 4.1.1: مالیاتی ضراب کی تفصیل



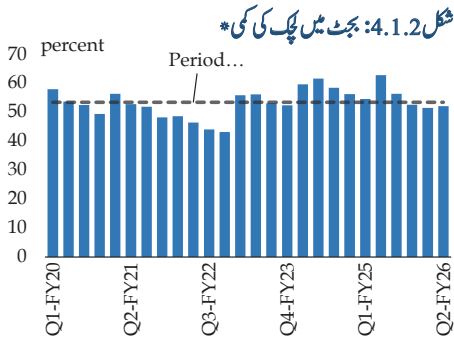
Source: SBP Staff estimates

پاکستان کے حوالے سے اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی اخراجات کے نمونہ پر اثرات، اخراجات جاریہ کے مقابلے میں زیادہ ہیں، اوسطاً 24 ماہوں کے عرصے میں یہ فرق 0.19 ہے جبکہ یہ زیادہ سے زیادہ 0.42 تک (پانچویں سہ ماہی میں) پہنچ جاتا ہے، جو ان کے متعلقہ مالیاتی ضراب (fiscal multipliers) کی عکاسی کرتا ہے (شکل 4.1.1)۔²⁹ اخراجات جاریہ سے ترقیاتی اخراجات کی طرف منتقلی بجٹ کی پلک میں اضافے اور حکومت کی صوابدیدی اخراجات کو موثر طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت میں اضافے کی بھی نشاندہی کرتی ہے (شکل 4.1.2)۔ بجٹ کی زیادہ سختی غیر موثر حکومتی اخراجات سے وابستہ ہوتی ہے (Olaberria & Herrera 2020ء)، جو تخصیصی کارکردگی میں کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس تناظر میں، اخراجات کا موجودہ رجحان امید افزا ہے اور مسلسل مالیاتی یکسانی بجٹ کو مزید پلک دار بنانے اور بہتر تخصیصی کارکردگی کے ذریعے بلند ترقیاتی اقتصادی ترقی کے لیے معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

تاہم، طویل مدت میں، محض تخصیصی کارکردگی میں اضافہ کافی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اخراجات کی تکنیکی کارکردگی (technical efficiency) میں بھی بہتری ضروری ہے، یعنی دستیاب وسائل سے زیادہ نتائج حاصل کرنا۔ اس سے مالیاتی ضراب میں اضافہ، بہتر ترقیاتی نتائج اور خدمات کی فراہمی میں بہتری ممکن ہو سکتی ہے۔ تکنیکی کارکردگی کو بہتر بنانے کا ایک اہم ذریعہ اداروں کی تعمیر ہے، جس کا تکنیکی کارکردگی کے ساتھ مثبت تعلق پایا گیا ہے (Herrera و دیگر، 2025ء)۔ اس ضمن میں، شفافیت بڑھانے اور گورننس بہتر بنانے کے لیے اصلاحات کلیدی اہمیت رکھتے ہیں، جیسا کہ بجٹ کی اشاعت اور فریم ورکس کی شرائط، معاہدوں کی تفصیلات ظاہر کرنا اور خود مختار آڈٹ و نگرانی کا نظام۔

²⁸ یہ مطالعہ 2026ء سے 2050ء تک بنیادی ڈھانچے اور انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کے طویل مدتی فوائد کا تجزیہ کرتا ہے۔

²⁹ مالیاتی ضراب اخراجات کے نمونہ پر اثر (growth dividend) کی عکاسی کرتے ہیں؛ اگر ضراب 1 ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اخراجات تحقیقی جی ڈی پی میں متناسب اضافہ کرتے ہیں، جبکہ 1 سے زیادہ قدر زیادہ تناسباتی اضافے اور اس سے کم قدر کم اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔



* Defined as a ratio of mark-up payments, defence, pension and running of civil government to total expenditure.

Source: SBP Staff calculations based on MoF

اخراجات کی مرکز سے نچلی سطح پر منتقلی (decentralisation) اور مقامی حکومتوں کے ذریعے اخراجات کے جائزے بھی اخراجات کارکردگی میں بہتری سے منسلک ہیں، جس سے بجٹ اور پروگرام کی موثریت میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ مزید برآں، حکومت کے مالی نظم و نسق میں ڈیجیٹائزیشن اور حکومتی ٹیکنالوجی (GovTech) کا استعمال، اگر ایک موزوں ماحول (جیسے ڈیجیٹل مہارت کی حامل افرادی قوت اور ڈیٹا پر مبنی پلیٹ فارمز) کے ساتھ ہو، تو شفافیت کو مزید بڑھا سکتا ہے (Amaglobeli و دیگر، 2023ء)۔

پاکستان میں اس نوعیت کے حالیہ اصلاحات میں حکومتی سرمایہ کاری کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے منصوبے کے انتخاب کا اسکور کارڈ، اور وفاقی و صوبائی ایجنسیوں میں پبلک پروکیورمنٹ کے نظام کی ڈیجیٹائزیشن شامل ہیں (آئی ایم ایف، 2025ء ب)۔ یہ اقدامات مثبت نتائج کے حامل منصوبوں کے انتخاب کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ شفافیت میں اضافہ اور بدعنوانی میں کمی کے ذریعے کارکردگی بڑھانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس سمت میں مزید اقدامات پاکستان میں اخراجات کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے نہایت اہم ہیں۔

اخراجاتی کارکردگی نہ صرف پیداواریت میں اضافے کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ بھی طے کرتی ہے کہ آیا یہ اضافہ ممکن بھی ہو گا یا نہیں۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کاری کی پست کارکردگی کے حامل ممالک میں پیداواریت نہایت محدود ہوتی ہے (آئی ایم ایف، 2025ء الف)۔ لہذا مالیاتی یکجائی، تخصیصی کارکردگی کو بہتر بنانے کا اہم نقطہ آغاز ہے، تاہم پاکستان میں زیادہ ترقی اور بہتر مالیاتی نتائج حاصل کرنے کے لیے اخراجات کا تکنیکی طور پر موثر ہونا ضروری ہے، جس میں خدمات کی فراہمی، شفافیت اور اس کے مؤثر بنے لگتے ہوئے پر خاص توجہ مرکوز ہو۔

حوالہ جات:

- i۔ آئی ایم ایف (2025ء اے)۔ فیکل مانیٹر، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن ڈی سی۔
- ii۔ اولایریا، ای اور ہریرا، ایس (2020ء)۔ لاطینی امریکہ اور کیریبین میں بجٹ کی سختی، انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ این فوکس، عالمی بینک۔
- iii۔ ہریرا، ایس، ایساکا، ایچ اور اونیدراوگو، اے (2025ء)۔ تعلیم، صحت اور انفراسٹرکچر میں سرکاری اخراجات کی کارکردگی: ایک بین الاقوامی تقابلی جائزہ، جرنل آف ایلائیڈ اکنامکس، جلد 28، شمارہ 1۔
- iv۔ اماگلوبلی و دیگر (2023ء)۔ گورنمنٹ ٹیکنالوجی (GovTech) کے ذریعے سرکاری مالیات کی تبدیلی، آئی ایم ایف اسٹاف ڈسکشن نوٹ نمبر 004/2023، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن ڈی سی۔
- v۔ آئی ایم ایف (2025ء بی)۔ پاکستان: توسیعی فنڈ ہولٹ کے تحت دوسرا جائزہ، آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ 25/332، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن ڈی سی۔

اُس باکس کی تیاری میں علی احمد شاہ کے تعاون کا اعتراف کیا جاتا ہے۔